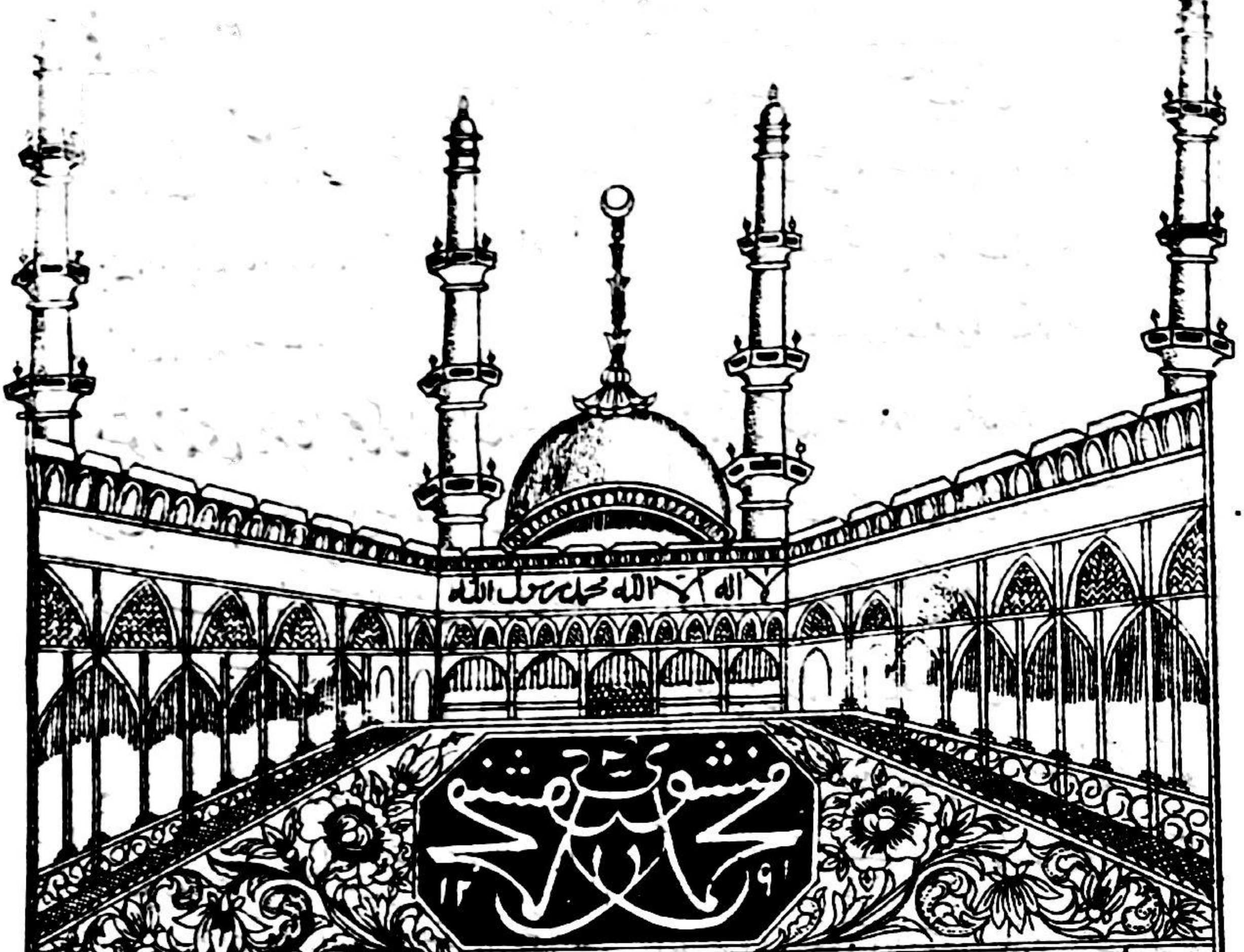

منشور رسولاں ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بہ تجیل | کو یاں صفت و سیرت سرور محمدؐ

نمبر ۴ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد ۳

اشتہار

گوناگون تحمید لوس خدای واحد کو لایق ہے جو تثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسیم سے مبرا ہے اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبیین سرور عالم کو زیبا ہے جسکی مبشر خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہے۔

بعد سپاس خلاق عالم و نعت جناب رسول اکرم مشتاقان حق پسند کو بشارت دعا وئین دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہ اخبار مہینے مین تین بار پانچوین پندرہوین پچیسوین و چھبیسکر شایع ہوتا ہے سالانہ قیمت اسکی بصیغہ پیشگی چار روپیہ دو آنہ مع محصول ڈاک تور ہے اور مابعد المضاعف۔ مگر ہر مجلس گورنمنٹ و راجگون گرامی مرتبت سے پیشگی سالانہ ۱۲ روپیہ مابعد دو ہری قیمت لی جائیگی۔

اور اس اخبار مین مضامین مفید عام فہم اور مفید خاص فی مطلب باجرت اندراج ہون گے۔

مگر رہے کہ جن حضرات کو کسی قسم کی تحریر یا ارسال زر قیمت اخبار وغیرہ منظور ہو تو بذریعہ منی آرڈر یا مانگٹ لفف آنہی راقم آثم کے نام ارسال فرماوین

العبد

محمد عبد المجید سکرٹری زمرہ احباب مسکر بنگلور۔

وحیثیت کلی و اطلاق سی وہی ایک حق ہے لیکن بلا حصر
وجود کی مگر کملین مین وجہ اطلاق کے غلبہ سے اوصاف مطلقہ کی
نسبت بھی اُنسی کر دیتی ہین اور صوفیہ انکی الزام نصاریٰ پر مسیح
کے مقدمہ مین حصر ذاتِ حق مسیح مین جو نصاریٰ کرتی ہین لازم
کرتی ہین اور مسیح کے ظہور سے زیادہ مطابق باب ۲۸ مکاشفات
کے پیغمبر صاحب کو کہتے ہین جنکے مطابق باب ۲۰ مکاشفات
کی عرصہ ایک ہزار سال پیچھے روس یاجوج وانگریز مین جو نسل
ستیہا ماجوج سے ہین آزادگی پیدا ہوی کہ دوسری ملک
پر خروج کرنے لگی بخلاف حال مفصل باب ۳۸ مکاشفات و فصل ۳۸
و ۳۹ حزقیل مین لکھا ہے کہ وہی منکر خداوند یعنی خداوند جا
یار کے رہینگی یہہ تمہید سوالات ہے اب تقریر سوالات سنی جاے
سوال اول اگر مسلمانون کا یہہ قول ہے کہ بیت المقدس کی بربادی
عہد عتیق مین دو مرتبہ لکھا ہے ایک مرتبہ زمانہ بخت نصر مین جو
مسیح کو رشن سے تسلی پا چکی اور دوسری مرتبہ بعد مسیح کے اور
بیت المقدس پر قبضہ روس متوقع ہے اور قبل قبضہ روس کے
اور بعد بربادی بیت المقدس کے تمہ روسی عود تسلی جروسلم
و یہود پر لازم ہے جیسے فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل مین ہے
اور عود تسلی مبالغہ فی النبت کرکے اعمہ ہے جیسے خدا ترش کا
قول ناموس مین ہے وہی باب تمہ اور حادی و ثلاثین یوحنا انجیل مین
دوسرے فارقلیط روح الحق سے ترجمہ احمد دریافت ہوا اور
نزول روح القدس بعد رفع مسیح و قبل بربادی ہوے جروسلم
ہے ورنہ وہ حاکم کہ عدالت کرے پس وہ احمد یعنی تسلی دہندہ
دیگر یہود کے لئے نہین ہو سکتا گو نصاریٰ کو اُس سے تسلی ہوی

لیکن یہود ہی اُسکے بعد بہت برباد ہوی اور ہنوز بحول پال ہو
بعد نزول روح القدس کے ایمان لایا تھا بیہ باقی ہے چنانچہ وہ
مفصل نامۂ عبریون مین لکھتا ہے کہ ایک بست لیخ برائے خدا کا
آرام باقی ہے اور نامہ مذکور کے ورس ۸ باب ۴ مین کہتا ہے
کہ عیسیٰ نے تو آرام مذکور بران دو سو برس کا وعدہ باقی ہے
اور توریتہ یونانیہ سے جو مقدم سنون مین بہت صحیح ہے۔
مسلمانون کی پیغمبر صاحب ہزار ہفتم مین آئی اور مسلمانون کا یہہ
قول ہے کہ ہمارے پیغمبر صاحب کا شیطان جو سردار اس جہان
فانی کا ہے فرمان بردار تھا وہی انجیل یوحنا مین ہے اور بنی قیدار
سے ہے جنکے سبب سے پہلے شوکت اوس سے آرام جروسلم و اولاد اسحٰق
عبداللہ بن سلام افسر یہود یوسفی موعودہ فصل ۳۸ پر میاوہ کے
بہت سی یہودیون کو جو مسلمان ہو گئے ملا گوا بتداء مدینہ منورہ
کے حوالی مین یہود مقتول بھی ہوے لیکن پھر بہت یہودیون
نے آرام پایا منجملہ اونکی افغان ہین اور ہزارہا بنی اسرائیل
مسلمان موجود ہین اور بنی قیدار کے تیسرے بنی عیفا بن مدین
ترکون سے جروسلم آباد ہوے پس ہر قلی شاخ یارہوہم
دیاجوج ماجوج روس وانگریز وغیرہ اگر اُس عظیم الشان پیغمبر کو
نامین جیسی وعید تھا جائی تعجب نہین لیکن خدمت دوسری قومون
کو نصاریٰ مین التماس یہہ ہے کہ آپ کیون نصاریٰ بنتی ہو اور
مشرب یاجوج ماجوج ہوتی ہو اور تسلیم احمد صاحب تسلی دہندہ
دیگر کیون نہین کرتی جو بعد پال حواریون کی ہزار ہفتم مین ہوے
اگر تمکو شبہ ہو کہ کتاب مکاشفات کی باب ۲۰ مین خداوند مسیح کی
چار پادشاہی کی سلطنت لکھی ہے اور احمد صاحب خود کو عبد

کہلاتی ہیں ویسی ہے حال مسیح کا ہی جسکو بصفت رحیم
موصوف کیا ہے اور خود کو اپنی نظر خصوصیت سے بندہ وخدا
ہمیشہ مسیح جانتے تھے اور حالت فنا ہستی اپنی مین جسکو فنا
کہتے ہو جیسے اپنے اوصاف بطور متشابہ بیان کرتے تھے ویسے احمد صاحب
انا عرب بلا عین وانا احمد بلا میم فرماتے تھے اور جیسے بعض
مقام پر احمد فنا بنظر خصوصیت لاعلمی بیان کرتے تھے ویسے
مسیح مطابق باب ۱۳ متی وغیرہ کی دعوی لاعلمی کرتے تھے اور مسلمانون
کو یہہ بڑی گنجایش ہے کہ یون کہین کہ جیسے مسیح کا نام عمنوایل
مطابق کتاب شیعا کی لازم تھا حالانکہ ہم معنی اُسکے یسوع ہوا ویسے
انجیل یوحن مین دوسرا تسلی دینی والے کی مرادف تھا جس سے
احمد کہا گیا تو کونسا تعجب ہوا اور انجیل برناوہ والے کی پہ اس مقدمہ
مین انکار نہین کر سکتے کیونکہ انکی کتاب مین خاص لفظ محمد
رسول اللہ موجود ہے اور جتنی اعتراض یہود مسیح پر کرتے
ہین ویسی اگر بنی اصفر رومی واولاد ماجوج حسب وعید مسلمانون
کی پیغمبر صاحب پر کرین تو جای تعجب نہین کیونکہ نسبت انکی وعید
بھی ہے فقط۔ **سوال** سنہ بربادی بیت المقدس باشارہ
سنہ اثنی سے مطابق ورس ۲۴ دانیال کے فصل نہم
وباب ۱۲ کہ شعات کی ستر ہفتے یعنی چار سو نوے سال
بعد ختم المرسلین کرکے ہونا ضرور ہے اور مسلمانون کو پیغمبر
صاحب پیدا ہوئے پھر کیا سبب ہے کہ سوای اولاد ماجوج وبنی
اصفر رومیون کی دوسری نصاری تسلیم انکی پیغمبر صاحب
کو نہین کرتی اور جبکہ مسیح ساتھ ہفتے مابعد صدہ عزرا زمان سے
دانیال کے مہینہ ہوی پھر ورس ۲۷ فصل نہم دانیال مین ستر ہفتہ
وقوم یہودی زمان ختم وبہر نبوت تک ستر ہفتے مطابق
ورس ۲۴ و ۲۷ فصل مذکور کے بیان کئے جس سے گناہ تمام
ہو جاوین اور پہلی بربادی آخر وسلم بار دیگر کا حال ورس ۲۶
سے یون کہا کہ زمان صدہ عزرا زمان مرمت آخر وسلم سے جو
مطابق فصل ہم عزرا کی سنہ دوسرے جلوس ماہ آیوس مین ہوا
یعنی سنہ ۴۵۸ قبل مسیحی مین زمانہ ولادت مسیح تک ساتھ ہفتے

دو ہفتے اگر تصحیف نہین تو کیا ہے اسکو بیان کرنا فوائد ہفتہ
سفاہت کے سوا اور کیا ہے پھر کیون عالم نصاری اپنی علما
کو برخلاف مصحف ہونا اصل مجموعہ توریت کا بعض مقام پر
نہین مانتی گو کسی مقام سے ہو واکثر بے شبہ صحیح صحیح اور نیز
باشپاشین سنہ ۶۹ روز لیز سال پیچھے ولادت مسیح کے آیا
پھر ورس ۲۶ فصل نہم دانیال مین اُنہتر ہفتے جیسے مرقوم
ہین ہے اور بہتر ہفتے جیسے دوسرے ترجمہ مین ہین اگر
مصحف نہین تو کیا ہے اسکو مفصل لکھین اور لکھین کہ تصحیف
معنوی نہین اور جب تک اِن باتونکا جواب مین حق تو یہ ہے کہ
دوسرے امور مین اگر انکو کچھ حیا ہو تو چہ کرین اور مسلمان
کہتی ہین کہ جبکہ ورس ۲۶ فصل ۹ یرمیا کو ملاحظہ مین لاوے
بایس سال قبل مسیح کی جسکو فصل نہم اپنے کتاب کو کیا کہ ستر
سال بربادی بخت نصر کے بعد سنہ ۳۴ قبل مسیح مین حسب وعدہ یہوواہ
پر لشای کورش سے پھیری اور ورس ۱۳ سی تا ۱۹ پھر ذکر بربادی
بیت المقدس فصل مذکور مین مطالعہ کرکے جو دوسرے ترجمہ
موعود ہے تو دانیال نے دیکھا اور مطابق ورس ۲۱ و ۲۲ فصل نہم
مذکور کے جبرئیل آئی یاد رکھنا کہ زمانہ بربادی بیت المقدس
وقوم یہودی زمان ختم وبہر نبوت تک ستر ہفتے مطابق
ورس ۲۴ و ۲۷ فصل مذکور کے بیان کئے جس سے گناہ تمام
ہو جاوین اور پہلی بربادی آخر وسلم بار دیگر کا حال ورس ۲۶
سے یون کہا کہ زمان صدہ عزرا زمان مرمت آخر وسلم سے جو
مطابق فصل ہم عزرا کی سنہ دوسرے جلوس ماہ آیوس مین ہوا
یعنی سنہ ۴۵۸ قبل مسیحی مین زمانہ ولادت مسیح تک ساتھ ہفتے

یعنے چار سو تیس سال ہونگے وہی بدستور رہوی اور ساہنڈ
یعنے تین سات ہفتہ دو ہفتے کا لفظ الحاق یعنی یہود یا
نصاریٰ نے کیا ہے اور آخر روز یعنے وسال خلافت مسیح سے
سر دار سا دیگا یعنی باپشپا تین وہی آیا ہوا سکیلون تعریف کیا
کہ آخر ہفتے بعد مسیح قتل کیا جائیگا اور سر دار آویگا اور
جبکہ سر دار ہفتے آویگا وہ سا دو نیعی سال ایک اپنا
دو در کریگا یعنی ہفتہ تک اور سارڑھی تین روز یعنی ہفتے یعنی
سارڑھے تین سال تین وہی حشمہ ہوی بیت المقدس کو
بگاڑیگا اور سنو واسی سالی مریگا چنانچہ بدستور ہوا اور مسلمان
کہتے ہین کہ سنہ ۷۰ باپشپا تین سے ہماری پیغمبر صاحب
چار سو نوے ۴۹۰ سال پیچھے جبکے ہفتے شمسی ہوی پیدا ہوی
اور جبکہ کتاب مقدس مین اہل کتاب نے تحریف تصحیف کر دی
تو خلاف ورزی فصل وہ ۲۶ فصل ہم دانیال کے اگر مضارعی
ماجوج بربادی بیت المقدس کی ہفتہ دو ہفتے مین لکھین تو کیا
بڑی بات تاریخ مین ہے خود مسیح کی گفتہ جو متواتر ہین انمین
چار سال کے فاصلی نکالین تو کیا بڑی بات ہی لیکن دوسرے
قومین جو سامی اولاد احمد نبی اصفر ہین انکو غور ضروری
ہے کیونکہ وہ لوگ اسلاد احمد للہ اخو اللہ کو سمجھے وعدہ
وعید کے ایمان لاگر لیا دین تو خلاف مخبر صادق نبی ہوجاوے قیامت

مراسلہ

منجانب صاحب منشور محمدی سلمہ ۱۱ فروری ۱۹۰۸ء بمقام
بہاولپور اتفاقاً ایک خبر جلسہ اسلامیہ کا گذرہ وہان یاوری

ول صاحب بہرا بی چار مناد یان منادی کر رہے تھے کہ کاہنا
شفیع ہمون گر اون کا کام تو صرف اوامر و نواہی مہوشیا دینا
اس دنیا مین جب گناہ پہلا تب اللہ تعالیٰ خود از روے حرا
اپنے کرشان غفور رحیمی کا اظہار چاہا لہذا خود بشکل انسان
ہوا تاکہ شفیع اور کفارہ ہمارے گناہون کا ہو تب بہتر موصوف
نے پادری صاحب سے پوچھا کیا خدا
شفیع عالم نجات موہندہ بنی آدم ہوکر دنیا مین آیا پادری صاحب نے
فرمایا کہ ہان تب بہتر موصوف نے کہا کہ عقلاً اور نقلاً شفاعت کے
لئے تین چیزون کا ہونا ضرور ہے ایک حاکم دوسرا شفیع جو کہ بجا مے وکیل کے
ہو اور تیسرا گنا ہگار جو بجا موکل کے ہو سو بنی آدم تو گنہگار ٹھہرے
اور خدا بصورت مسیح شفیع بنا اب فرماے کہ حاکم کون ہے جو فیصلہ
وکیل کی وکالت کرے اور قصوری نجات کا دے پادری صاحب لاجواب
ہوگئے اور بات بنانے لگے برین عقل و دانش بباید گریست
بہتیرین شہاب کی تیز نیزے کی نہ حاکم کی نہ محکوم کی عجب دنیا ہے
افسوس ہین حسب کار آج تک یہ نہ معلوم ہوا کہ کسی پادری صاحب
کی زبان سے کہ روح القدس چھوٹے بھائی خدا کے ہین یا بڑے
اور کے ایک ہین یا ایک فقط

اخبار عید الاطفال

واضح ہو کہ ایک اخبار مسمی بالسلم بالا جرائد ہے جس
جاری ہونے والا ہے جسکی اجرا قیمت وغیرہ کی شرح آیندہ
درج اخبار کیجاویگی۔ امید ہے کہ ناظرین منشور ان کو فراہم کرنیکی

العبد

بتمام معسکر بنگلور مطبع بحر الاسلام متعلق زمرہ اخبار باہتمام محمد عبد المجید سکرٹری طبع شد

یضل من یشاء ویہدی من یشاء

بنارس ایک اخبار تحریر فرماتے ہین کہ مقام کوہ مری مین ایک
جنہ وا ایک سادہو اور اوس کے گرد و نواح مین اور دو تین ہندو
مشرف باسلام ہوے۔

منشور محمدی اسیطرح اور بھی کئی انگریزان و ہندوان
مشرف باسلام ہوے ہین اہل اسلام کی ایسی پست حالی و
افلاسی و بے سامانی و بیکسی کے حالت مین انگریزون و ہندوون
کا مسلمان ہونا اعجاز خالی نہین۔

حضور والی رامپور

مدراس میل مورخہ ۲۹ مارچ حال مین رقم ہے کہ عالیجناب معلی
القاب حاجی حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیماً نواب محمد کلب
علی خانصاحب بہادر والی رامپور فرزند دلپذیر دولت
انگلشیہ دوسری ماہ آیندہ کو دو سو کیولری کے سپاہ تین سو
پیدل دو توپ اور نون سو پولیس آیندگون کی ہمراہ آگرہ آباد
کو اس غرض سے تشریف لاوینگے ہین کہ سر ولیم میور بہادر جو لایت
انگلستان کو جانیوالے ہین ملاقات کرین اور اون پر کلمات
خدا حافظ پڑھکر وداع کرین۔ علاوہ نواب صاحب بہادر کا
ارادہ سر جان سٹریچی صاحب بہادر سے بھی ملاقات کرنیکا ہے۔

سکندر اعظم اور اوس کے مان کی کہانی

اگرچہ مان تندخو اور بدمزاج ہون تو بھی اولاد کو چاہئے
کہ اونکی عزت کرین اور ہر ایک امر کی برداشت کرکے اطاعت
سے پیش آوین۔ پس سکندر اعظم کی مان تھی اور بہت
دانا و عقلمند اور فہم طلب تھی اپنے بیٹے کو بدمزاجی سے اکثر دق
کیا کرتے تھے پر بھی سکندر نے جب ایشیا کی طرف مہم کو جانے
لگا جو لوگ مین سے اوسے ملے بطور مذاق کے محبت سے اوس کو
بھیجے۔ اور صرف اتنی ہی درخواست کی کہ سلطنت کے معاملات
مین دخل نہ دے اور انتظام ریاست کو انٹی پیٹر کے ہاتھ
مین جسکو سکندر نے حاکم مقرر کیا تھا رہنے دیوے جسپر سکندر نے
اس درخواست پر بھی سخت جواب بھیجا تو سکندر متحمل ہوکر
مان لیا اور پھر اوس کے جواب مین کسیطرح کے الفاظ درشت
استعمال مین نہ لایا۔ ایک مرتبہ اوس عورت نے انٹی پیٹر کو بہت
تنگ کیا تو اوس نے اپنی دقت کے بیان مین ایک عرضی سکندر کو
لکھکر بھیجی تب سکندر نے انٹی پیٹر کو جواب مین یہہ لکھا کہ تم نہین
جانتے ہو کہ میرے مان کے آنسو کا ایک قطرہ ایسے لیسے چہہ سو
مکتوب کے حروف مٹا سکتا ہے فقط۔

خویشون کے حقوق اور اہل قرابت کی محبت

ہم سب کو لازم ہے کہ اپنے خویشون پر مہربان رہین اور
اون کے ساتھ ہمیشہ نیک سلوک کیا کرین خصوصاً ماں باپ بھائی
کے ساتھ۔ والدین کا حق سب سے زیادہ ہے کیونکہ وہ بچپن مین
ہماری پرورش کرتے رہے۔ کھانے کپڑے
پہنانے اور آفتون سے بچانے مین مصروف رہے اور جب ہم طفل نادان
اور بے تاب و توان تھے تب ہر طرح کی خبرگیری مین مدد دیتے
رہے اوس حالت مین اگر وہ مہربان نہ ہوتے تو ہم بسبب بے عقلی
اور کمزوری کے اپنی حاجت روائیون سے لاچار ہوکے جاتے
اس لئے مناسب ہے کہ اون کو شکرگزار رہین اور جیسے وہ خوشی
مین ہمکو پیار کرتے تھے بزرگی مین ہم اون کو پیار کرین اور

ہمیشہ حتی المقدور اون کی آسودگی اور بہبودی کے خواہان
ہین اور خوشی سے اونکی اطاعت اور فرمان برداری کرین
خصوصًا ایسے امر مین جسمین وہ مناسب حکم کرتے ہون -
بھائی اور بہن جو ایام طفلی مین ایکسا جگہہ پلتے ہین اور ایک ہی
دسترخوان پر کھاتے ہین اور ایک ہی جگہہ کھیلتے ہین چاہئے
کہ بڑے ہوکے محبت سے آپس مین رہین اور ہمیشہ ایک
دوسرے کو الفت کرین کیونکہ وہ ایک ہی والدین کے نطفہ سے
ہین پس اگر اسطرح اتفاق سے رہینگے تو سب کے نزدیک
نیک کہلاوینگے اور سبکو پیاری معلوم ہوینگے -
اور جو نفاق سے لڑتے اور جھگڑتے رہین تو اون کے والد
سب کو برے اور نامرغوب معلوم دیوین گے اور ہمیشہ
نیک لوگ اون سے نفرت کرینگے - بھائی اور بہن جو لڑکپن سے
آپس مین پیار کرتے ہون بڑے ہوکے بھی ایکدوسرے
کے بہتری کے خواہان ہوینگے اور رنج و راحت مین
باہم شریک رہینگے اس واسطے چاہئے کہ جہان تک ہوسکے
لڑکے لڑکیان ایکدوسرے کو پیار کرین اور والدین انکو
محبت کی نرغیب دیوین فقط - راقم یک کرسپانڈنٹ

رہو ہی سخن کسیکی طرف مولوی و نیاہ -
سوداہ نہین جنون نہین وحشت نہین مجھ

اسمین کسیکو کلام ہے کہ اجرای اخبارات سے فوایدِ مکاشر
ناظرین کو حاصل ہوتے ہین - بلکہ ہم بھی تو اس مقدمے
مین متفق الرائے ہین کہ بیشک نامور اڈیٹرون کی خیالات پر
مطلع ہونے سے ایسے ایسے تجربہ اور دور اندیشیان

منتب ہوتے ہین کہ جنکی تہمین بجز اسکے کہ تحصیل حاصل ہے
اور کچھ مقصود نہین - اگر کوئی شخص اخبارون کے پڑھنے سے
جو فوایدِ حاصل ہوتے ہین اونکو ملحوظ رکھے - تو البتہ ایک
مستقل کتاب بنجاوے - لیکن باوجود اتنی خوبیون کے
بمصداق جہان گل ہے وہان خار - او بعضان گنج ہے
وہان مار - مقولہ عیب ایسے لگے ہین کہ خدا کی پناہ -
اخبارون کو ان عیوب مذکورۃ الذیل سے پاک صاف کرنا
کچھہ مشکل امر نہین تاہم صاحبان اخبار نگار بتعصب ہٹ
دہرمی سے دور رہنا بمنزلہ ضروریات ہے - یون تو روزمرہ
مین پڑجانا بہت آسان ہے - پس ایسا ہونے کی صورت
مین پڑا کیا کرے - اب وہ عیوب جو اخبارون کو بدنام
کر رہے ہین اس عاجز سے بودبانہ عرض کئے جاتے ہین
جیسا کہ اندیشہ مین بیہودہ زنا کاری قمار بازی - وغیرہ
بکثرت مروج ہے ویسا ہی اجرای اخبارات سے باب شکایت
و لوچ گوئی - و سخن چینی - بالکل باز ہے -
اس باب مین ہم لوٹیران اخبار سے جو ایسے امور ذمیمہ کے
پابند ہین مخاطب ہوتے ہین کہ کیا یہ شیوہ مقبول طبایع
اہل تحقیق ہوسکتا ہے کہ کسی کے دل کو بے وجہ رنجیدہ
کرین - سن رکھو کہ دنیا مین کسی کے دل کو ستانے سے
زیادہ کوئی گناہ نہوگا - پھر بھی ایسے باتون کی تعمیل
جو اتنی کثرت سے ہو رہی ہے اسکا کیا باعث ہے آیا
تہذیب اخلاق اسکو کہتے ہین کہ جھٹ سے بذریعہ اخبارات
کہدیوے کہ فلان ایسا ہے اور یہ برا ایسا ان مین موجود ہے

طرف مائل ہوا کہ پسر وہ بیچارہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ زبان
ہلاوے تو جھوٹ ہو یا سچ اوسکا جب دل بنا لیا کھولنے پر آمادہ
ہو جاتے ہین - اچھا یہہ تو بتلاؤ کہ اس قسم کی تقریر سے کیا
فائدہ ہوا اور کون برابر راہ پر آیا - پھر اس کے کہ مین مین تو تو
میں میں ہو جاوے اور کوئی امر مفید نظر نہ آیا - کیا یہی طور اصلاح کا
ہے اگر یہی ہے تو ہم ایسے طور کو دور ہی سے سلام کرتے ہین
نہین نہین یہہ طریقہ اصلاح کبھی اچھا نہین بلکہ یون ہونا چاہیے
کہ کسی آدمی مین کچھ برائی نظر آوے تو بے اظہار نام و نشان
صرف اسکا علاج بیان کیا جاوے
اور اگر کوئی شخص کسی امر مین اعتراض مچا پیش کرے تو فقط
اتنی ہی تقریر کہ جس سے رفع اعتراض ہو سکے -
اخبارون کے خلاف تلانا ہو تو بھی (یعنے فلان امر مین ایسا کرنا
چاہیے تھا نہ ایسا وغیرہ) نام لے لیکر بیان کرنا کیا ضرور ہے
محض ایسی تقریر مفید ہے کہ جس سے سب مضمون نگار اپنی
اوس غلطی پر متنبہ ہو جائین - اگر ہو سکے تو یہہ بھی ظاہر
فرما دین کہ اڈیٹرون و مضمون نگارون کو کون کون امور ضرور
ہین - اور انکا رویہ اخبار نویسی کے فن مین کس طرح سے ہونا
چاہیے - اور یہہ صاف اخبارات جو جو قباحتین انمین پائی
جاتی ہین تو انپر ایسی بحث ہو کہ لوگ اوس سے فائدہ اٹھا سکین
مثلاً یون کہا جاوے کہ چند اخبارون مین اس قسم کے
بیانات پائے جاتے ہین اون سے بچنے کے ایسی ایسی صورتین
ہیں - تمکو خوب یاد ہے کہ اڈیٹر صاحب قوۃ الاخبار نے
سال دو سال کے آگے ایک مضمون انگریزی خواہون کے

تبدیل حالات مین تحریر فرمایا تھا جس سے بہت لوگ اس مائل پر
مطلع ہونے کے بعد ایک دو مہینے ویسی حرکات سے بچنے کی کوشش
فرماتے رہے - مگر بسبب یہہ عادات بہت دنون سے جاتے رہے
ہونے کے وہ لوگ پھر اوسے اگلی حالتون کے طرف پلٹ گئے
اس مضمون مذکور القصد پر انہون نے یعنے جنمین ویسی عادتین تھین
اسلئے توجہ فرمائی کہ اڈیٹر موصوف نے بغیر اظہار نام - آزادانہ
اور بے تعصبانہ رائے دی تھی تب کہین اوپر یہہ کچھ توجہ ہوئی
ویسے ہی چند رائین اوقات مختلفہ مین حوالہ قلم ہوتین تو
البتہ اون لوگون کو جو شہتہائے منصف مزاجی سے غذا کر
بیضت و چونڈتے پھرتے ہین بجای غذائی موافق فائدہ مند
ہوتین - معاذ اللہ اس تحریر سے یہ مقصود نہین کسیکو نشان
ملامت ناحق بناؤن اور اس پیرایہ مین برا بھلا کہون نہ صاحب
مجھکو کسی کی بیجا دشمنی سے کیا کام اور میرا کس نے بگاڑا - فقط
نیکنامی برادران ہموطن مطلوب ہے - جب ہماری ہندوستانی
بھائی کامل طور سے مہذب بنجائین تو دیگر ملکون مین ہمارا بڑا
نام ہوگا - اور اون لوگون کو کہ جنکو قیامت کی حالات و ماقبات
پر پورا ایقین ہے البتہ جزائے بے بہا عنایت ہوگی
و نیز ان امور ذمیمہ کی برائی مین افصح الفصحا و ابلغ البلغا محمد
المصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کیا کچھ فرما گئے ہین سو اہل اسلام
ان باتون پر اکمل الوجوہ مطلع ہین - و نیز حکایت کا بیان بھی
دیکھ لیجے کہ حکایت کسکو کہتے ہین - آخر مین ہم یہہ بھی کہے
دیتے ہین کہ تین چار اخبار ہونے کے جانب قسم کی تحریرون سے خالی
ہین - پس اب سبکو چاہیے کہ اگر کسی سے بنا دانی و نغزش کچھ خطا

تحریر و تقریر وغیرہ مین ہو جاوے تو مقتضائے مروت یہی ہے
کہ بذریعہ خطوط یا بغیر توضیح نام و نشان اخبارون سے صرف اون
افعال کی برائی ظاہر کردین کہ وہ باخبر ہو جاوے ہان جسوقت
کہ نام کے چھپانے سے کسیکو کچھہ دھوکہ یا نقصان پہونچنے کی
صورت ہو تو ضرور نام بتلایا جاوے گو کسی کو رنجیدگی بھی ہو

الراقم سید عبد الباری

بقیہ جواب نور افشان

پس اب حسب اقوال معتبرہ اہل اسلام مجیب صاحب کا یہہ اعتراض
کہ قرآن کی سورتون کی ترتیب حضرت کے عہد مین نہین ہوی
تھی بالکل خلاف اور محض دھوکہ ثابت ہوا۔

پھر حافظ صاحب نے لکھا تھا کہ بموجب اقرار عیسائیون کے زمانہ
ترتیب و تصنیف انجیل کا اتنک کسی عیسائی کو ٹھیک ٹھیک معلوم
نہین ہے۔ مجیب صاحب نے اس کے جواب مین اسطرح آنسو پونچھکر
جبکہ زمانہ تصنیف کے قریب معلوم ہے اور یہہ ثابت ہے کہ انجیل شاگردون
کے ہاتھہ سے تصنیف ہوی پھر اگر زمانہ تصنیف ٹھیک ٹھیک معلوم
ہو تو کچھہ مضایقہ نہین جواب کیون مضایقہ نہین اور کیونکر نہین
ہوا کہ یہہ اناجیل حواریون کے ہاتھہ سے لکھی گئی ہین اتنے ورق
ناحق سیاہ کئے کوئی طویل تو اون کے ثبوت مین لکھی ہوتی تاکہ
آپکی راستگوئی اس بیان مین بھی ذرا ناظرین پر کھلجاتی ہم تو بار
بار کہہ چکے ہین کہ ان اناجیل مروجہ کا حواریون کے ہاتھہ سے
لکھا جانا بدلایل ثابت کرو چنانچہ اسی واسطے چند اخبار آگرہ
سنہ ۱۸۷۳ء مین مولوی فقیر محمد صاحب سے یہی سوال مصلح صاحب کے
خدمت مین لکھہ بھیجا تہا مگر آجتک انہون نے کوئی ثبوت نہ دیا اور

بقیہ جواب اعتراضات ڈاکٹر پرگستاویل جرمنی

اعتراض پھر غزوہ احد کے بعد جب محمد نے دیکھا کہ حمزہ
بہت سے زخم کہاکر مقتول ہوا ہے تو غصہ ہوکر کہا کہ اگر خدا مجھہ
پر مجھے فتح دیگا تو مین بھی انکے ستر آدمی اسی طرح مجروح و مقتول
کرونگا **جواب** یہہ بات بھی قطعی نہین ہے کہ جناب پیغمبر نے
بحالت غیظ و غضب ایسا ارادہ کیا ہو بلکہ ایسی حد سے زیادہ انتقام
لینے کی خواہش کی ہو۔ شعبی۔ قتادہ اور عطا بن یسار کہتے
ہین۔ قال المسلمون لان اکفنہا اللہ منہم لنمثلن بالاحیاء
فضلا من الاموات (تفسیر مجمع البیان) یعنے جب احد کے لڑائی
کے مقتولون سے مشرکین نے ایسی بدسلوکی کی کہ مرے ہوؤن کے
اعضا کاٹ ڈالے تو مسلمانون نے کہا کہ جب ہمکو خدا زندہ
دیگا تو ہم انکے زندون کے ساتھہ اسی طرح پیش آوینگے۔
مسلمانون کی اس تقریر سے جو ایسی حالت بے اختیاری اور
جوش غضبی مین صادر ہوئے تھے۔ جناب پیغمبر نے یہہ وحی
سنائی۔ فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ ولان صبرتم
لہو خیر للصابرین۔ یعنے اگر تم بدلہ لینا چاہئے ہو تو اسی قدر
بدلا لو جتنا تم ستائے گئے ہو اور اگر صبر کئے ہو تو وہ اور

بہی بہتر ہے - پس جناب پیغمبر کے حکم من وجہ شفقت اور
کمال عدالت و نصفت ثابت ہے -

اگر ہم فرض بہی کرین کہ جناب پیغمبر نے بشریت کے مقتضا اور
مشرکین کے اس بے رحمی اور جفاکشی کے لحاظ سے جسطرح
اونہون نے جناب پیغمبر کے عم بزرگ شریف اور دلاور عرب کے
لاش کے اہانت کی تہی ایسا فرمایا ہے مگر باوجود اوس کے
یہہ امر زیادہ تر لحاظ کے قابل ہے کہ اونہون نے اختیار پاکر بہی
اسپر عمل کرنیکا ارادہ نہین کیا -

از بیل ولیم میور صاحب تاریخ محمدی جلد ۳ - ۱۲۹ حاشیہ مین
تحریر فرماتے ہین کہ اسمین کچہہ شک نہین کہ محمد نے اس عمل
کو بالکل ترک کر دیا اور یہہ بات انکی مروت کی فضیلت کی
تہی کہ اونہون نے ایسا کیا " فقط -

اعتراض پہر جسوقت کہ محمد نے یہودی قریظہ سے
محاربہ کرکے انکے قلعون کا محاصرہ کیا تو " " سب نے اپنے تئین
مسلمانون کے سپرد کیا " اونہون نے انکے لئے محمد کی منت
کی مگر محمد نے اونہین نہ بخشا اور جواب دیا کہ اس امر مین سعد
حکم دیگا جب کہ سعد سے پوچہا تو اسنے فرمایا کہ سب کو قتل کرو
محمد نے کہا یہی خدا کا حکم ہے - " " " " " " "

جواب کتاب انسان العیون مین جہان سے معترض نے یہہ
کیفیت نقل کی ہے صاف لکہا ہے کہ وقیل انہم قال لہم
اختاروا ان شئتم من احبابی فاختاروا سعد بن معاذ " "
" " " وقیل انہم قالوا ننزل علی حکم سعد بن معاذ
فرضی بذلک رسول اللہ " " یعنے جب یہودیان بنی قریظہ

نے اپنی عہد شکنی اور لڑائی کے سزا مین اپنی اپکو خود ہی
مسلمانون کے سپرد کر دیا تو وہ اس بات پر راضی ہوے کہ سعد بن معاذ
انکے حق مین جو حکم کرے وہ قبول کرینگے - اور بخاری کی روایت
ابن سعید خدری سے یہہ ہے کہ سعد بن معاذ سے جناب پیغمبر نے
فرمایا " ان ہولاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل
مقاتلتہ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیہم بحکم الملک " یعنے
ان لوگون نے ہمارے پاس اپنی اپکو سپرد کر دیا ہے تو سعد نے کہا کہ مین
یہہ حکم دیتا ہون کہ جو لوگ قتال کرنے والے ہین وہ مار ڈالے
جاوین اور انکی اولاد قیدی بنائی جاوے - اسپر جناب پیغمبر نے
فرمایا تمنے اُن لوگون کے حق مین بادشاہ کا سا حکم دیا فقط -
ان دونون قولون کے ملانے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سعد کو بنی
قریظہ نے خود قبول کیا تہا اور سعد کے حکم کو جناب پیغمبر نے بادشاہ
کا سا حکم بتلایا - مگر بعضے راویون کی غفلت اور روایت
بالمعنے اور ملک اور ملک کے تجنیس خطی اور عدم ضبط کے وجہ سے
بعضے راوی نے انت حکمت بحکم اللہ - روایت کی مگر
صریح غلط فہمی ہے -

قرآن مین بہی قتل اور اسیری بنی قریظہ کو حکم خدا یا پیغمبر کیطرف
منسوب نہین کیا بلکہ مخاطبین کے طرف منسوب کیا ہے -
فریقا تقتلون وتاسرون وفریقا (احزاب ۲۱) اگر یہہ بنی
قریظہ ہی کا حال ہے اور جناب پیغمبر کے عادات حلم و عفو اور
بخشش و مروت کے لئے اس قصہ بے بنیاد کو جایز نہین
رکہتے - اور ہمارے مخالفون کے نظر مین بہی ایسے حکایت جناب
پیغمبر کے سیرت اور مزاج کے برخلاف ہے -

واشنگٹن ارونگ مورخ جو ہمیشہ طعن طنز کرنے مین بے باک ہے اسی قصہ کے باب مین (ص ۲۱۳ سنہ ۱۸۶۹) لکھتا ہے کہ پیغمبر کا طریق عمل اس قبیلہ کے نسبت جسپر کہ انکو حکومت ملی تھی انکی سیرت عام سے جو بخشنے والے اور بامروت تھے مستثنیٰ ہے۔ پس ایسی حرکت جو کوئی نقل کرے اور منسوب الیہ کے خصلت اور عادت کے خلاف ہو۔ قابل قبول نہین اور مخالف کی شہادت اس بارہ مین کہ یہہ بات منسوب الیہ کے اخلاق عام کے خلاف ہے اک عمدہ شہادت ہے والفضل ماشہدت بہ الاعداء

اعتراض خیبریون مین سے اک شخص جسکا نام سلم بن ابی الحقیق تھا یہودی اور ابو رافع لقب تھا محمدؐ کے حکم سے اس طرح مارا گیا کہ محمدؐ نے عبداللہ بن رواحہ نامی اک شاعر کو کئی اک مسلمانون کے ساتھ خیبر کو بھیجا تاکہ سلم کی دعوت کرکے کہو کہ تو مدینہ مین محمدؐ کے پاس چل وہ تجھے میری قوم کا رئیس کردیگا لیکن عبداللہ کو اک خاص حکم یون دیا کہ رستہ مین اسے مار ڈالو اور اوسنے ایسا ہی کیا جو **اب** ابو رافع کے قتل کا قصہ بھی کعب کے قتل کی واردات کے مانند ہے اسکی اصل حروف یہی معلوم ہوتی ہے کہ بنی اوس نے اس ملک کی رسم اور اخلاق کی بے پابندی اور عرب کے سخت مزاجی اور غرور سے قتل کعب مین ناموری حاصل کی تو بنی خزرج کی نسبت ہے یہ واردات مین امتیاز اور ناموری حاصل کرنے کی فکر مین رہے اور راستہ کے بیچ ابو رافع کا قتل اسطرح پر ہوا کہ کچھ لوگ رات کو علانیہ ابو رافع کے گھر پہنچے اور اسے قتل کیا۔ پس اسمین نہ کوئی دغا بازی تھی اور نہ وہ لوگ جناب پیغمبر کے بھیجے ہوے گئے تھے

منشور محمدی

یہہ محض تہمت ہے کہ ابن رواحہ کو ابو رافع کے قتل کا تیغ حکم دیا اور وہ اسے مدینہ کو نچلا اور راہ مین مار ڈالا۔

باقی آیندہ

مراسلہ

مہتمم اخبار منشور محمدی سلامت

بعد حمد خداوند قدوس بندہ خاکسار عاجز گنہگار محمد مراد علی المتخلص بیمار ابن سید کرم علی سکنہ راسپورہ علاقہ بیکانیر حال اوڈیشر راجپوتانہ اخبار اجمیر خدمت پادریان مذہب نصاریٰ کی انصار مین جو تاریخ کتب مقدسہ سے واقف ہین وعدل وانصاف کو اپنا شعار سمجھتے ہین عرض یہہ ہے کہ انسان کو شرف دوسرے حیوانات سے بنظر عقل ہے جس سے علم وحکمت علی وجہ النظر بقدر طاقت حاصل کرسکتا ہے و تعصب وہٹ دھرمی سے علم وحکمت نہین آسکتے نظر بران حق گوون سے یہہ حق جو عرض کرتا ہے کہ جواب باصواب سے بلا رورعایت مسرور فرماوین اور عقلمند کو پابندی مذہب آیا بلا تحقیق پیشینہ کیطرف کی ترجیح نہین دیتی وہی مخلے بالطبع ہوکر بعد مطالعہ کتاب مجموعہ توریت وانجیل وتواریخ کی بلا رعایت مذہب کسی کے چند سوالات رکھتا ہون مخلے بالطبع ہوکر بہ مذہب خاص سے جواب دینا چاہئے پس پہلے تعریر سوالات سے تمہید مختصر احوال تاریخی لکھا جاتا ہے وہ ذہن نشین رہے کہ منجملہ شام بن نوح کی اولاد سے ابراہیم ہین اور ابراہیم کی اسمٰعیل ہاجرہ سے کہ مطابق بیان چہارم نامہ اول گلاتیون کی جسمین فصل چوتھی آیت کا مضمون اولاد ہاجرہ سے کیا ہے جو کہ مسلم مکان عرب مین یعنے کعبہ جہان ہے بسی انکی بنت اول وقیدار دوم الغرض بلدہ بیشہ

اُنمین ایک تیما یعنے کیتسبہ ہین جنسے مدینہ طیبہ بسا اور قیدار کی
عمل ہوی انکی بیت جنکی نسبت فصل ۶۰ شیعا مین لکھا ہی کہ بنی
نبت و بنی قیدار بیت المقدس یہودیہ کو آباد کرینگے اور فصل
۴۲ شیعا مین لکھا ہے کہ شجاع قیداری سے یہودیون کی
تسلی پیدا ہوگی اور فصل ۲۱ شیعا مین لکھا ہے کہ قیداری ہجرت
کرکے یتما مین آوینگے جونان و آب سے اُن قیداریون کو
پیش آوینگے اور پھر عیفا بنِ مدین بن قنطورہ کی اولاد مطابق
فصل ۶۰ شیعا کی جروسلم آباد کریگی اور پیشین گوئی مسلمانون کے
احادیث مین کہ ہنوز قبل ترکون کے خروج سے پہلے کی نسخ
اونکا احادیث کے موجود ہین ترکون کو نبی قنطورہ کرکے
لکھا ہے وہی قنطورہ زوجہ ابراہیم مادر مدین ہے۔
پس بعد بربادی بیت المقدس سنہ ۸۸ مسیح سے قبل شوکت دوسر
کے عمر فاروق قیدار سے بیت المقدس آباد ہوے اور پھر اولاد
عیفا بن مدین ترکون سے آباد ہوی اور نا محتون پھر داخل
بیت المقدس یا امن ہنوسکے جیسی فصل ۵۲ دون شیعا مین
ہے اور دخول بلا امن کا اعتبار نہین جو چہ سو سال قبل مین
قابض ہوگئی تہی اور یافث بن نوح کی اولاد مین ماجوج
مقام مستہا شمال بخارا مین بسا جسکے اولاد سے یاجوج
مطابق فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کی رسے مین اور اہل
امریکہ بہی اولاد ماجوج ہین جیسی شمال جرمنی و سویدن
نارویہہ و چین ماچین و انگریز الغرض پانچ حصہ آدمیون
مین چار حصہ اولاد ماجوج ہے پس رسیون کی شوکت سے
پہلے جو قریب متوقع ہے بیت المقدس پر آرام کرینگا

یہودیون و جروسلم کو بنی قیدار سے جو ضرری تہا ہوچکا۔
کیونکہ جروسلم بیت المقدس کو ایک مرتبہ قبل ۶۰۶ مسیحی مین بخت
نصر نے برباد کیا اور ستر ہزار یہود کو گرفتار کرلایا لیکن مطابق
ورس ۱۳ فصل ۲ یرمیاہ کی پیشین گوئی کی مسیح کو رس سیرس
ذوالقرنین نے بربادی مذکور سے ستر سال پیچھے سنہ ۵۳۶ قبل
مسیحی مین بابل کو بلشر اولاد بخت نصر سے چہین لیا اور فارقلیت
یعنے تسلی دہندہ یہود ہوا اور انکو قید سے خلاصی بخشی اور سنہ ۵۲۷
قبل مسیحی مین کمبیسس ہوا اور حوالی موالی یہود کی شکایت سے
باوجود اجازت تعمیر جروسلم کی فرمان ممانعت صادر ہوا اور سنہ ۵۲۲
قبل مین دارایوس بن ہستاسپس شاہ ہوا مناسبت نامون
اور نہ بادشاہ ہونے ہستاسپس سے یون ظاہر ہے کہ کورش
وہی کیقباد ہے اور کمبیسس وہی کیکاؤس اور دارایوس وہی
کیخسرو بن سیاوش اُسکے بعد اخشویروش ہوا جسکو ارتازر
کیسس مورخین انگریزی نے کہا ہے وہ لہراسپ شاہ ہے جو سنہ ۱۴
قبل مین بادشاہ ہوا تہا اُسکے بعد مطابق تواریخ انگریزی کی
دوسرا ارتازرکیس سنہ ۴۰۴ قبل مین پھر زرکیس دوم سنہ ۳۵ مین پھر
ساکدیس سنہ ۳۲۴ مین قایم مقام دارایوس بن اخشویروش ہوے
کہ بالآخر قبل سنہ ۳۳۳ مین دارایوس مذکور بادشاہ ہوا جسکو
انگریزی مین ڈرائیس بن نوتہس کہتے ہین اُسکے دوسرے
سال مین فرمان تعمیر و مرمت بیت المقدس صادر ہوا کہ عرصہ
چہہ سال مین تعمیر ہوے اور بعد چند بادشاہون کے جیسے
اوایل فصل ۱۱ مین لکھا تہا یہ دوسرے سلطنت دارا
پر تمام ہوی اور سکندر کی سلطنت جسکی چار شاخ ہوا

منقسم ہوگئی تیسری سلطنت یہودیہ میں قایم ہوئی کیونکہ کلمہ
یہودیہ سے غرض ہے اور میسر چوتھی سلطنت رومیہ ہوئی اور
عین شوکت آنہ یونانیوں میں جسمیں مطابق کتب مذکورہ با
۱۷ و ۱۸ مکاشفات کی وتواریخ انگریزی کی ایک کیلاکا یا دنا
مسیح علیہ السلام زمانہ دوسرے یا دنا انطس میں پیدا ہوئی اور
تینتیس برس کے ہوکر سولی پر کھینچا گئی مگر مغلوب بمعنی
استخوان شکستہ مطابق انجیل برناہ کے ہوئی اور خود
ایلی ایلی کہکر جان دیگئی اسی سے ماریں بھر گئی اور قبر میں تین دن
رہکر پھر نکلکر پچاس روز حواریوں پاس رہکر آسمان کو اٹھائی گئی
اور اگلی سال میں پنتکست کے روز روح القدس موعودہ باب ۲
اعمال حواریوں پر آیا اور ہنوز یہاں مسلمان نہ ہوا تھا کہ روز
پنتکست کی بعد یہاں ایمان لایا اور عجائبوں کو نام کرکھا اور رویوں
کی بعد رومی یونانی الاصل ہیں یا دریا شپاشین تک جسکے
عدد مطابق باب ۱۳ مکاشفات کی ۶۶۶ ہیں آنہریا دنا سر ہوئی
کیونکہ سیزر قیصر سے باشپاشین تک شمار کیا جاتا ہے اور
وہ باین میں جو چند ماہ کو بادشاہ ہوئی کچھ شمار پشین گوئی
نہیں اور سنہ ۱۹ مسیحی سی باشپاشین کے سلطنت قایم ہوئی
جسکو کتاب مکاشفات کی باب ۱۷ میں حیوان کرکے لکھا ہے
کہ وہ پہلے بادشاہ یہودیہ ہوا پھر کھالا گیا اور پھر ہوا اور
سات سال تک مطابق ورسش ۲ فصل نہم و ایتال دباب ۱۳
مکاشفات کو زور کرتا رہا اور پھر مطابق باب مذکور کے یہودیوں
سے شکست کہائی کہ اسکے بیٹی طرطوس نے عرصہ نہم ہفتہ
یعنے ساڑھے تین سال یعنے سنہ مسیحی مطابق ورسش مذکور

تواریخ یہود کے بیت المقدس کو برباد کیا کہ سنہ مذکور میں
باشپاشین ہمیشہ برباد ہی بیت المقدس ورس مذکور میں
ایک ہی ہے میخ سمدانی مسیحی وہی سنہ قتوبہ کی تغیر میں
معالم التنزیل میں منقول یہود سے ہے اور سنہ مسیحی میں
مطابق باب ۱۷ و ۱۸ مکاشفات کی دس بادشاہ ہیں جو ابھی
ہوئے ہیں جنہوں نے بابل یعنے روم کو برباد کیا یہ انگریزوں کی رائے
بہت صحیح ہے جس سے بعض مسلمان نادان خود بابل ہے
مراد لیتے ہیں اور یہ دس بادشاہ ۱۰۸۰ سنہ سے سنہ مسیحی تک
قایم رہیں اور ۱۰۸۰ کی قریب پر تحلیل پذیر ہوئے شاخ کا بانی ہوا کہ
بڑے زور و شور کا تھا اسکو مسلمانوں کے پیغمبر صاحب اور اسکی
خلیفہ صدیق نے برباد کرڈالا اور مسلمانوں کی پیغمبر صاحب سنہ مسیحی
میں بعد برباد ی بیت المقدس سنہ سے ۱۰۸۰ ہجرت پیدا
ہوئے تھے یعنے چار سو برس بعد جنکی چار یار رہے زمین
پر سوا ہلاک ناجوج کی نسل کے بادشاہ ہوئے اول جو یا
لایا اللہ اکبر علی ہیں دوسرا وہ جنکا نام بھیڑ پر ظلیفے
ابوبکر کہ بکر بھیڑ کو کہتے ہیں اور تیسرا کلمہ نام انسان یعنی تیلی
پر دو مالنوین اور چوتھا فسیر شمال فاروق عمر کہ اور عرص
ایکہزار سال آکیمن بے امیہ عثمانیہ تک چوبیس ۲۴ سلطنتیں
ہوگئیں جو علیہ السلام کی گئی باتیں ہیں اور محققین موفد اہل اسلام
کہتے ہیں کہ وجود مطلق حق تعالی ہے اور ظہر کل وجود مطلق
بلا حصر و تحدید کی انکی پیغمبر صاحب ہیں کہ نظر خصوصیت سے
عبد و نظر اطلاق وجہ کمال سے حق جیسی بلا حصر و تحدید کی ہیں
روح اللہ و کلمۃ اللہ ہیں پس حیثیت خصوصیت سے ہر ایک عبد